لے کر اورنگ زیب تک انتظام سلطنت کے دو بالکل مختلف اصول رہے ہیں- ایک گروہ حکومت اور نظم و نسق میں احکام قرآنی اور آثار خلفاء راشدین کا متبع تھا، دوسرا فرقہ اس طرف گیا کہ بالفاظ علاؤالدین :

"میں ضرورت وقت اور فلاح سلطنت کے حق میں جو کچھ مناسب پاتا ہوں اسی پر عمل کرتا ہوں، خواہ وہ شرع کے موافق ہو یا نہ ہو اور اپنا انصاف خدا کے اوپر چھوڑتا ہوں۔"

مؤرخین عموماً فرقہ اول سے تعلق رکھنے والے ہوئے ہیں، اس لیے ان کی معدلت گاہ میں سلاطین کی اصلی اہلیت اور طریق عمل سے بالکل قطع نظر کرکے ان کی مدح و ذم کا معیار تمام تر یہی امر قرار پاجاتا ہے کہ کون بادشاہ کس حد تک ان کے فرقے کی موافقت میں ہے۔ جن سلاطین کی مداحی ہوتی ہے وہ وہی ہوتے ہیں جو متشرع مگر نااہل، خوش عقیدہ مگر ناکامیاب ثابت ہو چکے ہیں، مثلاً ناصر الدین محمود جو تمام تر بلبن کا ساختہ پرداختہ تھا اور جو دن بھر قرآن کی کتابت کرتا رہتا تھا یا فیروز شاہ تغلق، جس کے تشرع نے سلطنت کی بنیادیں متزلزل کردیں ـــ کوئی حکمران خواہ کتنا ہی قابل ہوتا اور خواہ کتنی ہی کامیابیاں حاصل کرتا، اگر وہ اصول ثانی الذکر کی پیروی کرتا اور علماء کی جانب سے بے اعتنائی کرتا تو اس کی ہر تجویز اور ہر کارروائی کی مخالفت کی جاتی، اس کے خلاف بغاوتیں کی جاتیں، اسے بدنام کیا جاتا، یا کم از کم یہ کہ اس کی ہجو ملیح کی جاتی- التمش بت شکن کی تحسین کی جاتی ہے مگر اس نے رضیہ کو جو اپنا جائز جانشین مقرر کیا، اس کی مخالفت کی گئی اور اس کی حکمرانی کو غدر و بغاوت کے سلسلۂ نامتناہی سے ناممکن کر دیا گیا- علاؤالدین نے مغلوں کی مدافعت میں کارنمایاں انجام دیئے، حدود سلطنت کی توسیع کی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہندوؤں سے مخالفت رکھی، اس بنا پر اسے یقیناً مدح و تحسین کا مورد ہونا چاہیے تھا، لیکن تاریخوں میں اس کی حکومت کے بیان کا سب سے بڑا جزو اس کے اصول نظم و نسق پر نکتہ چینی سے لبریز ہوتا ہے- اور تو اور اکبر تک باوجود اپنے کارناموں کے، سخت و درشت نکتہ چینیوں سے محفوظ نہیں -

---

شاہ اکرام حسین سیکری

پاکستان کے چند خاص خاص مشہور واقعات کی تاریخیں

مُلک کے شمالی حصے میں صوبہ سرحد کے قریب پتّن گاؤں کو شدید زلزلے نے مکمل طور پر ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو تباہ کردیا۔

(۱) شدید زلزلے نے آناً فاناً پتّن کو تباہ کردیا۔ افسوس
۱۹۷۴ء

(۲) نوارِ سوات میں پر آشوب ہولناک زلزلے نے قیامت ڈھادی۔
۱۹۷۴ء

○

۶ر جولائی ۱۹۷۵ء / ۱۳۹۵ھ کو مری سے بارہ میل دور ایوبیہ کی جانب چھانگلہ گلی کے قریب گورنمنٹ سٹی کالج حیدرآباد کے طلباء سے بھری ہوئی ایک بس پانچ سو فٹ گہری کھائی میں گر گئی جس کے نتیجے میں ۵۱ طلباء ہلاک ہوگئے۔ ملک کی تاریخ کا یہ بدترین حادثہ تھا۔

حیدآباد سٹی کالج کے اکیاون (۵۱) نہایت طلب بس کے حادثے میں ہلاک ہوگئے۔
۱۹۷۵ء

○